بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

(ایڈیٹر) مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ — بدھ ۲۳ شوال ۱۴۰۳ ہجری ✦ ۳ ظہور ۱۳۶۲ ہش ✦ ۳ اگست ۱۹۸۳ء — نمبر ۱۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸ ویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس میں ۳۰۷۶ طلبا و طالبات شریک ہوئے

یہ تعداد گذشتہ سال کی نسبت ۹۷۷ یعنی ۴۷ فیصد زیادہ ہے

تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب کے موقع پر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد کی حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں رپورٹ

اٹھارہویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے اختتام کے موقع پر ۳۱ وفا (جولائی) کو جو اختتامی تقریب منعقد ہوئی اسمیں ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے جو رپورٹ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی وہ مندرجہ ذیل ہے۔ (ادارہ)

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اٹھارھویں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس جو ۱۷ جولائی کو حضور کے مبارک کلمات اور دعا کے ساتھ شروع ہوئی تھی اور آج اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ اس کی مختصر رپورٹ نہایت ادب کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش ہے

سیدی! امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء اور طالبات کی مجموعی حاضری ۳۰۷۶ رہی۔ گزشتہ سال ۲۰۹۹ تھی۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۷۷ افراد کا اضافہ ہوا۔ جو گزشتہ سال کی نسبت تقریباً ۴۷ فیصد بنتا ہے امسال طلباء ۱۲۸۳ اور طالبات ۱۷۹۳ ہیں۔ گزشتہ سال طلباء ۸۲۵ اور طالبات ۱۲۷۴ تھیں۔ ربوہ سے جو طلبا اور طالبات شریک ہوئے ان کی تعداد ۱۶۱۵ ہے۔ طلباء ۶۱۸ اور طالبات ۹۹۷۔ گزشتہ سال طلباء ۵۳۲ اور طالبات ۸۲۴ تھیں۔ گویا امسال ۲۵۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ بیرون جات سے ۱۴۶۱ طلباء اور طالبات شریک ہوئے۔ ان میں طلباء ۶۶۵ اور طالبات ۷۹۶ ہیں۔ گزشتہ سال طلباء ۲۹۳ اور طالبات ۴۵۰ تھیں۔ اس طرح طلباء ۳۷۲ اور طالبات ۳۴۶ زائد آئیں۔ اور کل ۷۱۸ کا اضافہ ہوا امسال افتتاح کے وقت حاضری ۱۹۴۰ تھی۔ اور پھر اس میں ۱۱۳۶ افراد کا اضافہ ہوا

اس غیر معمولی اضافہ کی وجہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوستوں اور جماعتوں کا وہ اخلاص ہے جس کا اظہار انھوں نے حضور کے ان ارشادات کو سنتے ہی کیا جو کلاس کے افتتاح کے موقعہ پر عام حاضری اور خصوصاً طلباء وطالبات کے تناسب کے بارے میں حضور نے فرمائے تھے۔ اگلے ہی دن سے ربوہ اور بیرون جات کے طلباء اور طالبات کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہونا شروع ہوگیا اور متواتر تین چار دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ خود ہمیں جزوی طور پر رجسٹریشن کو محدود کرنا پڑا۔

حضور کے ارشادات کی روشنی میں امرائے اضلاع کو بھی ضلع وار حاضری کے گوشوارے بھجوا دیئے گئے اور چونکہ حضور نے فرمایا تھا کہ اضلاع کے زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے بھی دریافت کیا جائے۔ اس لئے حاضری کے ضلعوار گوشوارے صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں تاکہ وہ اپنی اپنی تنظیموں سے دریافت فرما سکیں کہ کلاس میں حاضری کے سلسلہ میں انھوں نے کیا کوشش کی تھی۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کارروائی کا آئندہ سال کی حاضری پر یقیناً زیادہ بہتر اور خوشگوار اثر پڑے گا۔

سیدی! نصاب میں اس دفعہ جو تبدیلیاں حضور کی ہدایات کے تحت کی گئی تھیں ان کا بحمد اللہ طلبا پر بہت خوشگوار اثر ہوا ہے طلباء نے زیادہ بوجھ محسوس کئے بغیر نشاشت کے ساتھ اسباق کو سنا۔ پڑھا اور جذب کیا ہے کیسٹس کا پروگرام بھی بہت ہی موثر اور مقبول ہوا۔ حتیٰ کہ ہمیں مقاماتِ تدریس کے علاوہ طلباء کی قیام گاہ میں بھی بعد نماز عشاء ان کے سنانے کے انتظامات کرنے پڑے حضور کے خطبات۔ سوالوں کے جوابات اور بعض منتخب تقاریر سے طلباء نے بہت

باقی صفحہ ۶ پر

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۲ ظہور (اگست) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

بلڈ پریشر کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

● — برادرم مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب مقیم ٹورنٹو کینیڈا نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۸ اگست کو ان کے دل کا اپریشن ہونے والا ہے۔ انہوں نے تمام احباب سے اپریشن کی کامیابی اور اپنی صحت کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

(محمد شفیع اشرف۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

● — میری بھتیجی عزیزہ طاہرہ فوزیہ دختر برادرم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب 191 E اسلام آباد کا نکاح عزیزم ڈاکٹر مظفر علی ناصر ملک ابن لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک صاحب اسلام آباد کے ہمراہ مکرم اخلاق احمد صاحب انجم مربی سلسلہ نے بتاریخ ۲۹/۷/۸۳ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ اسلام آباد میں پڑھا۔ لڑکی کے دادا مکرم میاں محمد عالم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی اور لڑکے کے دادا مکرم ملک غلام نبی صاحب مرحوم آف کیمبلپور کے آپس میں دیرینہ تعلقات تھے۔ بزرگوں کی باہمی محبت اور دعاؤں سے دونوں خاندان ایک دوسرے کے قریب تر ہوگئے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبدالقیوم ابن میاں محمد عالم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

باقی صفحہ ۸ پر

ہدایات

برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ

قائدین خدام الاحمدیہ مقامی، قائدین اضلاع و علاقہ درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

۲۔ مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز مرکز کو جلد بھجوائیں۔

۳۔ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب شدہ اسماء منظوری کیلئے مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر پابندی کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد صاحب مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے جو نمائندگان کی تعداد میں شامل ہوں گے

۴۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۳ شوال ۱۴۰۳ھ
۳ ظہور ۱۳۶۲ ہش

شرفِ انسانی اور اس کا ایک اہم تقاضا

اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسانی کو انسان ہونے کی حیثیت میں اپنی تمام دوسری مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی قویٰ، استعدادیں اور صلاحیتیں بخشی ہیں کہ جنہیں نشوونما دے کر اور ان سے کام لے کر وہ خدا تعالیٰ سے زندہ اور حقیقی تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے اشرف المخلوقات ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۷۱)

ترجمہ:۔ اور ہم نے بنی آدم کو بہت شرف بخشا ہے اور ان کے لئے خشکی اور تری میں سواری کا سامان پیدا کیا ہے اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا ہے اور جو مخلوق ہم نے پیدا کی ہے اس میں سے اکثر پر ہم نے انہیں بڑی فضیلت دی ہے۔

اس فضیلت کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی کہ انسانوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ قویٰ، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی گئی ہیں تاکہ وہ اپنے رب کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کر کے اس کے حقیقی عبد بنیں۔ چنانچہ فضیلت کی اس وجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

(التین آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے (یعنی اعلیٰ ترین قویٰ اور صلاحیتیں اسے عطا کی ہیں) پھر ہم نے (اس کی غلط روی کے باعث) اسے ادنےٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا باستثنا ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل کئے۔ (یعنی اپنے قویٰ اور صلاحیتوں سے جنہوں نے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھایا) سو ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہوگا۔

انسانوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ ان صلاحیتوں اور قویٰ کو صحیح رنگ میں کام میں لا کر اپنے رب کی طرف جھکیں اور اس سے زندہ تعلق قائم کریں۔ اسی لئے بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط (حٰمٓ السجدہ آیت ۷)

ترجمہ: تمہارا خدا صرف ایک خدا ہے۔ پس (اس کو پانے اور اس سے زندہ تعلق قائم کرنے میں) استقلال دکھاؤ (یعنی پوری مستقل مزاجی سے اس مجاہدہ میں لگے رہو) اور اس سے استغفار کرتے رہو۔

فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کو پانے کی خاطر پوری مستقل مزاجی سے مجاہدہ کرنے والوں کو خدا مل جائے گا اور اس کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جائیگا اس تعلق کی علامت یہ ہوگی کہ خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ذریعہ ان سے ہمکلام ہوگا اور انہیں فوز و فلاح کی بشارتوں سے نوازے گا۔ چنانچہ اسی سورۃ میں آگے چل کر فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے (اسے پانے کی) کوشش میں لگے رہے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس (دنیوی اور اخروی) جنت کے ملنے سے خوش ہو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

جملہ انسانوں کا باقی تمام مخلوق سے افضل ہونا اس امر کو مستلزم ہے کہ انسان کو انسان ہونے کی حیثیت میں جو شرف عطا کیا گیا ہے اس کا احترام کیا جائے اور لوگوں کے درمیان کوئی تفریق روا نہ رکھی جائے۔ مراد یہ ہے کہ مساوات انسانی میں کوئی فرق نہ آنے دیا جائے۔ ذات پات کی تمیز، قوم اور نسل کا امتیاز اور امیر و غریب کی تفریق منشائے خداوندی کے سراسر خلاف ہے۔ اسلام کی رو سے ہر ذات، ہر قوم، ہر نسل، ہر طبقہ انسان ہونے کے ناطہ معزز ہے۔ ان کی حیثیت تعارف اور شناخت سے زیادہ نہیں۔ انہیں مساوات انسانی میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی تفریق خدا تعالیٰ نے تسلیم کی ہے تو وہ صرف تقویٰ اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا تعلق باللہ ہے۔ یہ تفریق بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تسلیم کی گئی ہے۔ وہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا، بہت خبر رکھنے والا ہے۔

یہ تفریق خدا کی نگاہ میں ہے۔ انسانوں کو اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ وہ ایک دوسرے کو اپنے سے کم تر یا حقیر و ذلیل سمجھیں بلکہ مسلمانوں کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ ہر ایک کے ساتھ محبت کریں اور ہمدردی سے پیش آئیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں، شرف انسانی کا یہ ایک لازمی تقاضا ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باہمی محبت و اخوت اور انسانی ہمدردی پر بہت زور دیا ہے۔ ہم ذیل میں حضور علیہ السلام کے بعض ارشادات یہاں درج کر کے اپنی معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل، خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو ..... یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴)

(۲) "حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک (یہ کہ) جو دینی بھائی ہو گئے ہیں۔ ..... ان سب میں ایک دینی اخوت ہے۔ اور ایک (یہ کہ) عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی ہو ..... بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے بھی دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا۔ ..... شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا۔ جس کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور احترامِ میّت

نوٹ :- ذیل کا مضمون محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ نے مکرم عبدالماجد صاحب طاہر استاذ الجامعہ اور مکرم عبدالسمیع خانصاحب استاذ الجامعہ کے تعاون اور مشورہ سے مرتب کیا ہے۔ (ادارہ)

مذہب کا مقصد تہذیب اور شائستگی، حوصلہ مندی اور بردباری، ہمدردی اور رواداری کے اخلاق پیدا کرنا ہے۔ انسان میں بوجہ حیوان ہونے کے ایک طبعی وحشت کا عنصر ہے۔ مذہب آکر اس کی تہذیب کرتا ہے اور اسے ایک اعلیٰ خلق یعنی شجاعت میں بدل دیتا ہے۔ ؎

پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

اسلام نے اپنے اوّلین مخاطبین میں اس تہذیب اور خلق کے وصف کو اتنے اعلیٰ معیار پر پہنچایا کہ وہ کائنات میں نمونے کے انسان قرار پائے اور اس آیت کریمہ کے مصداق بنے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

(البقرہ = ۱۴۴)

یعنی ہم نے تم کو ایک اعلیٰ معاشرہ پیش کرنے والی قوم بنایا جو دنیا کے لیے نمونہ اور بطور گواہ کے ہوں اور تمہارے رسول کو جو خلق عظیم پر قائم ہیں تمہارے لیے نمونہ اور اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔

فوت ہو جانے والے انسان کے جسد کا کیا کیا جائے اس کے لیے مختلف مذاہب نے مختلف طریقہ ہائے احترام کی ہدایات دی ہیں لیکن احترام کا سب سے بہتر طبعی اور الہامی طریق وہ ہے جسے اسلام نے اپنایا اور فوت شدہ انسانوں کے جسد کو زمین میں دفنانے کی ہدایت دی۔ مردہ کو دفنانے کی یہ قدیم رسم اور وہ پہلی انسانی سوچ ہے جو تمثیلی زبان میں آدم کے دو بیٹوں کے واقعہ کی صورت میں انسانی علم کا حصہ بنی۔ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ یہ ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو جس کی قربانی مقبول ہوئی تھی اور اس کی محنت عمدہ پھل لائی تھی محض حسد کے ہاتھوں مغلوب ہو کر قتل کر دیا تو جلد بعد وہ نادم ہوا اور اُسے فکر دامن گیر ہوئی کہ وہ اپنے مقتول بھائی کی نعش کا کیا کرے اس پر اسے ایک نظارہ دکھایا گیا کہ ایک کوّے نے دوسرے کوّے کی نعش کو زمین میں گڑھا کھود کر دفن کیا ہے اس پر اُسے بھی یہ ترکیب سوجھی اور اس نے اپنے بھائی کی نعش کو زمین میں دفن کیا۔

احترام میت کے بارے میں جو اسلامی تعلیم ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا"

(المستدرک۔ کتاب الجنائز باب النہی عن سب المیت)

یعنی تم وفات یافتہ لوگوں کو بُرا بھلا نہ کہو۔ ان سے بُرا سلوک نہ کرو کیونکہ وہ اپنے خدا کے حضور پہنچ چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ جیسا چاہے گا ان سے سلوک کرے گا، تمہارے بُرا بھلا کہنے سے ان کا کچھ نہ بگڑے گا تم صرف اپنی زبان ہی گندی کرو گے

اسی طرح حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ

"لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختفی والمختفیۃ یعنی نباش القبور"

(موطا امام مالک جنائز، باب ماجاء فی الاختفاء وھو النبش)

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو بدنیتی اور بے حرمتی کے طور پر اکھیڑنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

اسی طرح ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جو شخص کسی مُردے کی قبر بدنیتی سے اکھیڑتا ہے تو اسے قطع ید کی سزا دی جائے کیونکہ وہ ایک میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الحدود باب فی قطع النباش)

فقہاء نے بھی وضاحت کی ہے کہ مُردوں کی بے حرمتی نہ کی جائے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب بحرالرائق میں لکھا ہے کہ۔

"اگر قبر ننگی ہو جائے اور اس میں یہودی کی ہڈیاں نظر آجائیں تو ان کی بے حرمتی نہ کی جائے کیونکہ ان ہڈیوں کی حرمت بھی وہی ہے جو مسلمانوں کی ہڈیوں کی ہے۔ نیز جب زندگی میں ان سے ظالمانہ سلوک کرنا اور ان کی بے حرمتی کرنا منع ہے تو ان کی وفات کے بعد بطریق اولیٰ یہ ممانعت قائم ہے"

(بحرالرائق جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

اسی طرح بدائع الصنائع میں لکھا ہے۔ کہ

"توہین کی غرض سے قبر اکھیڑنا حرام ہے"

(بحرالرائق جلد دوم صفحہ ۱۹۵)

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل واقعات احترام میت کی ضرورت پر کھلی روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ "مُرَّ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فقام فقیل لہ انہ یھودی فقال أَلَیْسَتْ نَفْسًا"

(سنن نسائی۔ کتاب الجنائز باب القیام الجنازۃ اھل الشرک)

کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک جنازہ گزرا۔ آپؐ اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ کسی نے کہا یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے آپؐ نے فرمایا کیا ہوا انسان تو ہے گویا انسانیت کا احترام آپؐ کو اس حد تک تھا کہ آپؐ کسی جنازے کے احترام کے لیے بھی کھڑے ہو جاتے تھے۔

۲۔ "جنگِ احزاب میں ایک کافر مراد خندق میں گر کر ہلاک ہو گیا اور نعش پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ کفار نے پیشکش کی کہ دس ہزار درہم لے لیں اور یہ نعش ان کے حوالے کر دی جائے آپؐ نے فرمایا ہم مُردہ فروش نہیں، ہم اس کی دیت نہیں لیں گے اور پھر بلا معاوضہ اس نعش کو واپس کر دیا"

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی جلد دوم صفحہ ۱۹۴)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز عمل تھا کہ اگر میدانِ جنگ میں یا اس قسم کے حالات میں آپؐ کو کوئی نعش پڑی ملتی تو آپؐ اس کی تدفین کا حکم دیتے اور اسے اپنی نگرانی میں دفن کراتے اور یہ نہ پوچھتے کہ یہ مومن کی نعش ہے یا کافر کی۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۰)

جنگ بدر میں اور جنگ اُحد میں آپؐ نے کفار کی نعشوں کی تدفین کروائی اور ایک ہی میدان میں مسلمانوں اور کافروں کی تدفین ہوئی وقت کی تنگی کی وجہ سے جس طرح کئی مسلمان شہداء کو ایک ہی قبر میں دفن کروایا گیا۔ اسی طرح کفار کی نعشوں کو بھی ایک ہی جگہ دفن کروایا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۹۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ کسی مخالف کی نعش کا مثلہ نہ کیا جائے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو وحشت مذہب سے دور لوگوں میں پائی جاتی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں میں اس کو مٹانا چاہتے تھے۔ اور سب کو تہذیب کے دائرہ میں رکھنا آپؐ کا منصبِ خاص تھا۔

اسی طرح بنو قریظہ کو جب ان کی سرکشی کی سزا دی گئی تو ان کی نعشوں کو خندقیں کھدوا کر دفن کیا گیا۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا اور حضرت علیؓ کے والد ابوطالب کی وفات پر حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا کہ

آپ اپنے والد کی تجہیز و تکفین کریں اور غسل دیں پھر ان کو دفنائیں۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۸۹)

ایک قبرستان میں مسلموں اور غیر مسلموں کی تدفین

جہاں تک ایک قبرستان میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تدفین کا تعلق ہے کئی واقعات ملتے ہیں کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قبرستان بعض اوقات اکٹھے ہوتے تھے۔

حضرت خدیجہؓ اور دوسرے صحابہؓ کی تدفین اس قبرستان میں ہوئی جو مکہ کا پرانا اور حضورؐ کا خاندانی قبرستان تھا اور اس میں مکہ کے وہ لوگ بھی دفن ہوا کرتے تھے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ یہی جگہ بعد میں جنت المعلیٰ کہلائی۔

(الرحلۃ الحجازیۃ کے مصنف محمد اللبیب البتنونی مکہ کی تاریخ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

"جنت المعلیٰ مکہ کا قبرستان ہے۔ اسی میں حضرت خدیجہؓ کا مزار مبارک ہے حضرت خدیجہؓ کی قبر کے پاس ہی مکہ کے سولہ ۱۶ سرداروں کی قبریں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق حضرت خدیجہؓ کی قبر کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کا مزار بھی ہے۔ قریب ہی ابوطالب کا مزار ہے"

(الرحلۃ الحجازیہ صفحہ ۵۵-۵۶)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے "کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک یہودیہ فوت ہوئی تو حضرت عمرؓ کی اجازت سے اس کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں ہوئی۔

(السنن الکبریٰ، کتاب الجنائز باب الضرائر تموت وفی بطنھا ولد مسلم)

خلافت عباسیہ کے دور میں جب بغداد کی بنیاد رکھی گئی تو وہاں ایک پرانا مجوسیوں کا قبرستان تھا۔ اسی قبرستان میں مسلمانوں کی تدفین بھی ہوا کرتی تھی اور پہلی مسلمان خاتون جس کی اس قبرستان میں تدفین ہوئی وہ بانو تہ تھی نیز اس قبرستان میں بعد میں بڑے بڑے بزرگ مثلاً حضرت امام ابوحنیفہؒ حضرت امام محمد بن اسحاقؒ حسن بن زید ہشام بن عروہ اور خیزران دفن ہوئے۔ اس طرح بعد میں یہ مسلمانوں کا قبرستان بن گیا۔

(تاریخ بغداد و مدینۃ السلام جزء اوّل صفحہ ۱۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان اور یورپ میں جو مسلمان فوت ہوتے ہیں بالعموم انکی تدفین ایسے ہی قبرستان میں ہوتی ہے جن میں عیسائی بھی دفن ہوتے ہیں۔ اس پر نہ کبھی عیسائیوں نے اعتراض کیا اور نہ مسلمانوں نے۔ لاہور کے مشہور میانی قبرستان کے بارے میں یہی روایت آتی ہے کہ اس کے دو حصے ہیں ایک میں عیسائی دفن ہوتے ہیں اور ایک میں مسلمان اور کوئی حد فاصل نہیں ہے۔

اسی طرح لاہور کا قبرستان جس کا نام "بدھو دا آوا" ہے اس میں بھی مسلمان عیسائی اور چوہڑے ایک ساتھ دفن ہوا کرتے تھے۔ پہلے عیسائیوں اور مسلمانوں کی قبروں کے درمیان ایک دیوار حد بندی کرتی تھی۔ لیکن پارٹیشن کے بعد وہ حد بندی بھی ختم ہو گئی۔ اب ان کی قبروں میں کوئی امتیاز نہیں اب بھی مسلمان اس میں دفن ہوتے ہیں۔

مُردوں کی بے حرمتی کی تاریخ

یہ عجیب بات ہے اور شروع سے ہی ایسی صورت حال چلی آرہی ہے کہ ابتدائی تربیت اور انوارِ نبوت سے فیض یافتہ بندگانِ خدا کے گزر جانے کے کچھ عرصہ بعد لوگ اصلی تعلیم کو بھول جاتے ہیں اور بعض انسانوں کی طبعی وحشت اور بربریت دوبارہ واپس لوٹ آتی ہے اور انسان بے حوصلہ ہو کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور زندہ تو کیا وہ مردہ تک کی توہین میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتا۔ یہی کیفیت بعض اوقات مذہبی اختلاف کی بناء پر پیدا ہو جاتی ہے اور مُردہ انسانوں کی حرمت تک کا خیال نہیں کیا جاتا اور اس کے احترام کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ اسلام کا حکم یہ ہے کہ تم مرنے والوں کو بُرا بھلا تک نہ کہو وہ اپنے اعمال کے ساتھ اللہ کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔ خدا ذوالجلال جیسا چاہے گا ان سے سلوک فرمائے گا۔ خلافتِ راشدہ کے بعد یہ بھیانک سلسلہ شروع ہوا اور اب بھی بعض ایسے طبقات دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے مذہبی اختلاف کی بناء پر مُردوں کی بے حرمتی کی ان کی قبروں کو اکھیڑا اور ان کے نعشوں کو گلیوں میں گھسیٹا وہ سب کچھ کیا جو کفار مکہ نے بعض صحابہؓ کی شہادت کے بعد ان سے روا رکھا تھا۔

حضرت خبیب بن عدی کے تاریخی اشعار

جہاں تک انسانی میت کی توہین و تذلیل کا تعلق ہے تو اس سے فوت ہو جانے والے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ صرف ظالمانہ حرکت کرنے والے ایسے انسان اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں اور اپنے مغلوب الغضب اور وحشی ہونے کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ اگر فوت ہو جانے والا انسان اپنے مولا کے ہاں مقبول ہے اور اس کا آسمانی آقا اس سے راضی ہے تو پھر دنیا والوں کی طرف سے کوئی توہین آمیز سلوک اس کے درجات کے اور بلند ہونے کا باعث بن جاتا ہے وہ جنّت النعیم کا مکین ہے، خوش و خرم اور مطمئن کہ اس کی روح کو کسی پریشانی سے دوچار نہیں ہونا پڑا بلکہ اُس کے ذریعہ

"وما نقموا منهم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید"

(بروج = ۹)

سے متعلق سنت ابرار میں ایک اور مثال کا اضافہ ہوا ہے بالکل اسی طرح جس طرح حضرت خبیب بن عدیؓ کی قربانیوں کی مثال تاریخ مظلومیت کا ایک سنہری باب بن گئی انہوں نے یہ قربانی دیتے ہوئے جو اشعار اس موقعہ کی مناسبت سے پڑھے وہ بقائے دوام حاصل کر کے دوسرے مظلوموں کے لیے اسوہ بن گئے۔ جب ظالم دشمن ان کی شہادت کے درپے تھا تو انہوں نے کہا:

ولستُ ابالی حین اُقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالہ وان یشا
یبارک علی اوصال شلو ممزع

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

اگر میں مسلمان ہونے کے جرم میں قتل کیا جا رہا ہوں تو زہے قسمت مجھے اس کی کیا پرواہ کہ دشمن کے وار سے کس پہلو گرتا ہوں۔ اگر یہ ساری مصیبتیں اور یہ ساری قربانیاں اللہ تعالیٰ کی خاطر ہیں تو پھر میرے جسم کے کچلے ہوئے ٹکڑوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں برکات نازل ہو رہی ہوں گی کیونکہ یہ کچلے ہوئے ٹکڑے لاکھوں کروڑوں مظلوموں کی زندگی اور ان کی کامیابی اور سلامتی کا پیش خیمہ بن جائیں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک کی بے حرمتی

نعشوں اور قبور کی بے حرمتی کا سلسلہ قدیم سے جاری ہے۔ لیکن اس قسم کی وحشت اور بربریت کا پہلا واقعہ جو تاریخ نے محفوظ کیا ہے وہ شہید مظلوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نعش کی بے حرمتی کا ہے جو جاہل اور غصے سے بے قابو ہونے والے مصر اور دوسرے علاقوں کے جتھوں میں شامل نو مسلموں کی طرف سے وقوع پذیر ہوئی۔ روایات میں آتا ہے،

"نبذ عثمان رضی اللہ عنہ ثلاثۃ ایام لا یدفن ثم ان حکیم بن حزام القرشی ثم احد بنی اسد بن عبدالعزی وجبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کلما علیاً فی دفنہ مطلبا الیہ ان یاذن لاھلہ فی ذالک ففعل واذن لھم علیٌ فلما سمع بذالک قعدوا لہ فی الطریق بالحجارۃ وخرج بہ ناس یسیر من اھلہ وھم یریدون بہ حائطاً بالمدینۃ یقال لہ حشّ کوکب کانت الیھود تدفن فیہ موتاھم فلما خرج بہ علی الناس رجموا سریرہ وھموا بطرحہ فبلغ ذالک علیا فارسل الیھم یعزمہ علیھم لیکفنّ عنہ ففعلوا فانطلق بہ حتی دفن رضی اللہ عنہ فی حشّ کوکب فلما ظھر معاویۃ بن ابی سفیان علی الناس امر بھدم ذالک الحائط حتی افضی بہ الی البقیع فامر الناس ان یدفنوا موتاھم حول قبرہ حتی اتصل ذالک بمقابر المسلمین"

(تاریخ الامم والملوک للطبری ص۱۴۳)

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو تین دن تک شرپسندوں نے دفن کرنے میں رکاوٹ ڈالی۔ آخر تین دن کے بعد مدینہ کے کچھ باثر لوگوں نے جن میں حضرت حکیم بن حزامؓ اور حضرت جبیر بن مطعمؓ بھی تھے حضرت علیؓ سے حضرت عثمانؓ کے دفنانے کے بارے میں بات چیت کی۔ اور یہ بھی درخواست کی کہ آپ اپنے خاندان کے لوگوں کو بھی اس میں مدد کے لیے کہیں۔ جب شرپسندوں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ راستہ میں پتھر لے کر بیٹھ گئے اور جنازہ گزرنے پر اس پر پتھراؤ کیا۔ مدینہ میں ایک احاطہ تھا جس کا نام حشّ کوکب تھا۔ اور یہودی اس میں دفن ہوتے تھے۔ چونکہ جنت البقیع میں شرپسند حضرت عثمانؓ کے جسدِ مبارک کو دفن نہیں ہونے دیتے تھے اس لیے آپ کی نعش کو حشّ کوکب میں دفنانے کا پروگرام بنایا گیا۔ اور رات کے وقت آپ کی تدفین کی گئی۔ یہ احاطہ جنت البقیع سے کچھ فاصلے پر تھا۔ جب امیر معاویہ خلیفہ بنے تو انہوں نے احاطہ کی دیوار گرانے کا حکم دیا اور لوگوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے مُردوں کو اس خالی جگہ میں دفن کریں تاکہ یہ جگہ مسلمانوں کے قبرستان یعنی جنت البقیع میں شامل ہو جائے۔

نعشوں کی بے حرمتی کے دیگر واقعات

اس کے بعد شہید مظلوم حضرت امام حسینؓ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کا واقعہ آتا ہے۔ اُن کا سر مبارک کاٹ کر یزید کے دربار میں پیش کیا گیا اور باقی جسد مبارک کربلا میں ہی رہا۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ کی تدفین قسطنطنیہ کی فصیل کے قریب ہوئی۔ عیسائیوں نے آپ کے مزار کی بے حرمتی کا ارادہ کیا تو بنو امیہ کے خلیفہ نے ان کو دھمکی دی کہ اگر تم نے ہمارے صحابیؓ کی قبر کی بے حرمتی کی تو ہم اس کا سختی سے انتقام لیں گے۔ اس ڈر سے وہ اس کام سے رُک گئے۔

(اسد الغابہ جلد ۵ ص۱۴۳)

پھر جب عباسی دور آیا تو عباسیوں کے پہلے خلیفہ ابوالعباس سفاح نے اموی خلفاء کی قبروں کو اکھیڑا اور ان کی نعشوں کی بے حرمتی کی ہشام بن عبدالملک جس کی نعش صحیح و سالم تھی اس کو نکلوایا۔ پہلے اس کو کوڑے لگوائے پھر سولی پر لٹکایا پھر اس کو جلا دیا۔

(تاریخ الکامل لابن اثیر جلد ۵ ص۴۳۰)

اقتدار کے نشے میں یہ سب کچھ کیا گیا مگر علمائے اسلام نے کبھی بھی ایسی حرکات کو پسند نہیں کیا اور واشگاف الفاظ میں ان کی مذمت کی۔ قبروں اور مُردوں کی بے حرمتی میں اخلاقی گراوٹ دراصل غیر اسلامی روایات ہیں جو بدقسمتی سے انحطاط کے دور کے بعض بگڑے ہوئے مسلمانوں میں بھی راہ پا گئیں ورنہ درحقیقت اس بربریت کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

سپین میں عیسائیوں نے غلبہ پانے کے بعد مسلمانوں کے قبرستانوں کی سخت بے حرمتی کی اسی طرح یہودیوں کے قبرستانوں کو بھی نہ بخشا گیا۔

تاریخی واقعہ ہے کہ بعض عناصر نے سازش کرتے ہوئے یہ کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی بے حرمتی کی جائے لیکن اس زمانہ کے مشہور مسلمان بادشاہ نورالدین زنگی کو خواب میں بتایا گیا کہ کچھ بدبخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی بے حرمتی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اس عادل بادشاہ نے مدینہ میں آکر خواب کی تعبیر کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ دو عیسائی روضہ مبارک سے کچھ فاصلے پر رہائش پذیر ہیں اور وہ سرنگ لگا کر حضورؐ کے جسدِ مبارک کی بے حرمتی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان عیسائیوں کو حسب جرم سزا دی گئی اور پھر حضورؐ کے مزار مبارک کے ارد گرد تانبا اور سیسہ پگھلا کر ایسا پختہ انتظام کر دیا گیا کہ آئندہ کوئی بدبخت آپ کے مزار مبارک تک نہ پہنچ سکے

(وفاء الوفاء الجزء الاول ص۴۶۶-۴۶۸)

مشہور سکھ لیڈر بندہ بیراگی نے سرہند شریف کے قبرستانوں کی بے حرمتی کی قبریں کھول کر نعشیں نکالیں، ان سے وحشیانہ سلوک کیا اور ہڈیوں کو نذر آتش کر دیا۔

(سکھ مسلم تاریخ حقیقت کے آئینے میں ص۱۵۱ از ابوالامان امرتسری)

انگریزوں کا جب سوڈان پر تسلط ہوا تو انہوں نے مہدی سوڈانی کی نعش کو قبر سے نکالا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کیے اور دریا میں بہا دیا اس طرح دوسرے مسلمانوں کی نعشوں

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج گھانا کے باقاعدہ افتتاح کی تقریب:

رپورٹ: مکرم مسعود احمد صاحب شمس، پرنسپل کالج:

نصرت جہاں احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ کالج نے ویسے تو گزشتہ سال اکتوبر میں ہی کام شروع کر دیا تھا مگر بعض وجوہات کی بناء پر اس کی رسمی افتتاح کالج شروع کرنے سے قبل انجام نہ دی جا سکی اور مناسب یہ سمجھا گیا کہ کالج میں باقاعدہ کلاسوں کا آغاز کر دیا جائے۔ تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو اور بعد میں کسی مناسب موقع پر تقریب افتتاح منعقد کر لی جائے۔ لہٰذا ضروری تیاریوں کے بعد گزشتہ سال نومبر کے پہلے ہفتے آٹھ اساتذہ اور بیس دوسرے کارکنان اور ستر طلباء و طالبات کے ساتھ کالج میں باقاعدہ کلاسوں کا آغاز کر دیا گیا۔ بعد میں مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی ہدایت پر کالج کی افتتاحی تقریب کے لئے ۲۹ مارچ ۱۹۸۳ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔

مذکورہ تقریب کے لئے مقررہ دن کالج کے احاطہ اور عمارت کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور گھانا کے قومی جھنڈوں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ مجموعی طور پر یہ تقریب بڑی ہی کامیاب رہی۔ پانچصد سے زائد مقامی لوگوں کے علاوہ جماعت احمدیہ محکمہ تعلیم اور دوسرے شہروں سے بھی کئی سکولوں۔ کالجوں اور بعض دوسرے شعبوں سے متعلقہ نمائندگان نے اس تقریب میں شرکت کی۔ نمایاں حیثیت رکھنے والے افراد میں مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ گھانا، ڈپٹی کمشنر وا ضلع۔ کیتھولک مشن کے بشپ۔ صوبائی ڈائریکٹر تعلیم اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز تعلیم کے علاوہ علاقے میں موجود پرائیویٹ اور گورنمنٹ کے تقریباً پچاس مختلف محکموں کے افسران اعلیٰ نے تقریب میں شرکت کی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ گھانا مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے افتتاحی دعا کروائی اور حاضرین مجلس سے خطاب فرمایا۔ انھوں نے سورۃ آل عمران کی ایک آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

"یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور دن رات کے بدلنے میں سمجھداروں کے لئے نشانات ہیں۔"

امیر صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں ایک خالق کائنات کی موجودگی کی طرف اشارہ ہے اور اگر کائنات میں ایک اعلیٰ وارفع اور زندہ خدا کا تصور موجود ہے تو پھر اس کے احکام کی پابندی مخلوق کائنات پر ایک امر واجب بن جاتا ہے۔ اور پھر اس دنیا میں ایک حسین اور قابل رشک معاشرہ قائم کرنے کے لئے احکام حقوق العباد میں خدمت خلق کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں انھوں نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپؒ نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا تو خدائی اشارہ پر افریقہ کے صحت اور تعلیمی سہولتوں سے محروم غیر ترقی یافتہ علاقوں میں خدمت خلق کے لئے سکول اور ہسپتالوں کے قیام کے لئے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا جس کے تحت اب تک مغربی افریقہ میں غانا۔ سیرالیون نائیجیریا اور لائبیریا میں متعدد سیکنڈری سکول اور ہسپتال کھولے جا چکے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ سکول جہاں آج ہم سب جمع ہیں۔ اسی سکیم کے تحت ۱۹۷۰ء میں قائم کیا گیا تھا جو تقریباً بارہ سال تک بحیثیت سیکنڈری سکول علاقے کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرتا رہا۔ حتیٰ کہ گذشتہ سال جب محکمہ تعلیم کے افسران اعلیٰ پر مشتمل ایک وفد نے علاقے کے سکولوں کا دورہ کیا تو معلوم ہوا کہ اکثر سکولوں میں تربیت یافتہ اساتذہ کی کافی کمی ہے اور صوبے میں ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ لہٰذا محکمہ تعلیم نے احمدیہ مشن سے درخواست کی کہ چونکہ یہ سکول صوبے کے صدر مقام پر واقع ہے اور اس میں ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج چلانے کے لئے تمام ضروری انتظامات بھی موجود ہیں۔ لہٰذا اس سکول کو ٹیچرز ٹریننگ کالج میں تبدیل کرنے کی اجازت دی جائے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ علاقے کی ایک اہم ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے انھوں نے احمدیہ مشن کی طرف سے سکول کو کالج میں تبدیل کرنے پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ چنانچہ ضروری کارروائی اور انتظامات کے بعد گزشتہ سال اکتوبر میں ہمارے اس مدرسے نے بحیثیت ایک ٹیچرز ٹریننگ کالج کے کام شروع کر دیا۔ امیر صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں اس مدرسے کے قیام سے لے کر اب تک اس میں خدمات انجام دینے والے پرنسپل صاحبان کو خراج تحسین پیش کیا جن کی محنت اور گوناگوں کاوشوں کی بدولت اس ادارے کو آج یہ مقام حاصل ہو سکا۔ امیر صاحب نے سب کے لئے دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے کام کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور سامعین سے بھی درخواست کی وہ کالج کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

اس کے بعد کالج کے پرنسپل مکرم مسعود احمد شمس صاحب نے اپنی تقریر میں سامعین کو کالج میں خوش آمدید کہا اور کالج کے قیام سے لے کر اب تک کی مختصر تاریخ بیان کی اور انہوں نے فرمایا کہ نصرت جہاں سکیم اور اس کے تحت صحت اور تعلیمی اداروں کے قیام کی اصل بنیاد اور مقصد صرف خدمت خلق رہا ہے۔ جیسا کہ سکیم کے نام سے بھی ظاہر ہے کہ شروع میں یہ سکول صرف لڑکیوں کی سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ بعد میں جب علاقے کے عوام نے اس بات کی خواہش ظاہر کی کہ ان کے لڑکوں کو بھی زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں تو احمدیہ مشن نے بخوشی عوام کی اس ضرورت کو پورا کر دیا۔

بعدہٗ کالج کے پرنسپل صاحب نے حکومت اور محکمہ تعلیم کے نمائندوں کی تقریب میں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کالج کے بعض اہم مسائل کا ذکر کیا اور ان کے حل کے لئے حکومت سے مدد کے لئے اپیل کی تاکہ کالج تعلیمی میدان میں علاقے کے زیادہ سے زیادہ عوام کی خدمت کر سکے۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کالج کو ہمیشہ ترقی عطا فرمائے۔

کالج کے پرنسپل صاحب کی تقریر کے بعد ڈپٹی کمشنر ضلع نے سامعین سے خطاب کیا۔ انھوں نے صوبائی وزیر اعلیٰ کی تقریر پڑھ کے سنائی جو انھوں نے اس موقع کے لئے تیار کر کے بھجوائی تھی اور خود بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر تقریب میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ انھوں نے اپنی تقریر میں ان کے اپنے دور اقتدار میں صوبے میں پہلے ٹیچرز ٹریننگ کالج کے قیام پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت صحت۔ تعلیم۔ زراعت اور روحانی ترقی کے لئے خدمت خلق کا جو بیڑا اٹھایا ہے وہ بلاشبہ قابل تعریف بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔ انھوں نے عوام کا صحت، تعلیم۔ زراعت اور روحانی اور اخلاقی معیار بلند کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹانے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ بھی ادا کیا اور کہا کہ احمدیہ مشن کی مذکورہ مختلف شعبوں میں ترقی کی رفتار ملک میں موجود دوسرے کافی پرانے عیسائی مشنوں کی نسبت غیر معمولی طور پر تیز ہے۔ انھوں نے عوام میں لالچ اور اخلاقی معیار کی کمزوری کو ملک کی گرتی ہوئی اقتصادی حالت کا ذمہ دار ٹھہرایا اور احمدیہ مشن سے اپیل کی کہ وہ عوام کے اخلاقی معیار بلند کرنے میں حکومت کا ہاتھ بٹاتے رہیں۔

اپنی تقریر کے آخر میں انھوں نے کالج کی انتظامیہ۔ اساتذہ اور طلباء کے لئے مستقبل میں نیک خواہشات کا اظہار کیا اور یقین دلایا کہ حکومت کالج کو درپیش مسائل حل کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرے گی۔ تقریر کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس موقع کے لئے خصوصی طور پر تیار کردہ کتبہ کی نقاب کشائی کر کے کالج کا باضابطہ طور پر افتتاح فرمایا۔ نقاب کشائی کی تقریب کے دوران مقامی احمدیہ پرائمری سکول کے بچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ لاؤڈ سپیکر پر ترنم سے پڑھتے رہے جس نے ماحول کو روحانی کیف و سرور سے لبریز اور پرکشش بنا دیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص احمدی ہیں۔

اس کے بعد صدر مجلس نے اپنے خطاب میں کالج کے طلباء و طالبات کو زریں نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ وہ اس کالج میں اپنے کورس کی تکمیل پر مستقبل میں قوم کے معمار بننے والے ہیں۔ لہٰذا وہ محنت سے تعلیم حاصل کریں اور

"محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں۔"

کے سنہری اصول کو اپنی زندگیوں کا مطمح نظر بنا لیں تو وہ معاشرے میں موجود لالچ۔ بددیانتی اور اخلاقی گراوٹ جیسی برائیوں کا قلع قمع کر کے ملک میں ایک حسین معاشرے کی تخلیق کر سکتے ہیں اور محبت اور خدمت کے جذبہ سے بھرپور ایک کامیاب اور قابل رشک انسان ثابت ہو سکتے ہیں اور نہ صرف اس کالج بلکہ اپنے ماں باپ۔ معاشرہ اور ملک کا نام بھی روشن کر سکتے ہیں۔ صدر مجلس محکمہ تعلیم گھانا میں ایک اعلیٰ افسر اور کالج کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین ہونے کے علاوہ اپنے قبیلے کے سردار بھی ہیں۔

افتتاحی تقریب کے دوران کالج کے طلباء نے ایک ثقافتی شو کے علاوہ کالج کے ڈرامہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ تعلیم القرآن

استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں تبلیغی سلائیڈز اور وڈیو فلمز بھی طلباء اور طالبات کو دکھائی گئیں۔ اس دفعہ حضور ہی کی توجہ کی برکت سے مطبوعہ نصاب کے تمام اسباق کے کیسٹس بھی تیار کروائے گئے ہیں خصوصاً معیار اول اور معیار دوم کی تدریس کے۔ اس وقت سپیر الیکٹرونکس نزد ریلوے کراسنگ ربوہ کے تعاون سے ۷۶ ایسی کیسٹس تیار ہو گئی ہیں جن میں قرآن کریم۔ دینی اور تربیتی امور کلام اور تاریخ کے اسباق شامل ہیں۔ مقابلہ اشعار کا پیریڈ اس دفعہ زیادہ کیا گیا تھا۔ طلباء نے اس میں بھی خاص دلچسپی لی۔ اور لیسا اوقات تدریس کے بعد بھی طلباء اس میں مصروف رہے۔ گزشتہ کل اور پرسوں تحریری امتحان، مقابلہ اشعار، تقاریر اور کیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ تحریری امتحان کے پرچہ جات کی تیاری میں بھی حضور کی اُن ہدایات کو ملحوظ رکھا گیا جو نصاب تیار کرنے کے وقت مدنظر تھیں۔ پرچہ جات بھی اس طور پر مرتب کئے گئے جن کو حل کرنے میں طلباء بوجھ کی بجائے بشاشت محسوس کریں۔ اور اُن کی محنت اور ذہانت کا بیک وقت اظہار ہو۔ اساتذہ کرام نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم اور تدریس میں حضور کی ہدایات پر حتی الامکان پورا پورا عمل کیا۔ اور یقیناً طلباء نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ کامیاب ہونے والے طلباء کی اکثریت نے ۷۰ فی صد سے زائد نمبر لئے ہیں۔ اس دفعہ ایک جائزہ فارم بھی طبع کروایا گیا جو طلباء کے لئے الگ اور طالبات کے لئے الگ تھا۔ اُس میں ایسے سوالات درج تھے جن کے جوابات سے طلباء اور طالبات کے رجحانات اور اُن کی شخصیت کو سمجھنے میں بہت مدد مل سکتی ہے اور آئندہ جماعتی تربیت کے لئے کئی رنگوں میں اِن معلومات سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ۲۵۹۰ طلباء اور طالبات نے یہ فارم پُر کئے ہیں۔ ایک سہ رکنی ٹیم مقرر کر دی گئی ہے جو اس جائزہ فارم کو باقاعدہ اعداد و شمار کی شکل میں مرتب کرے گی۔ اس دفعہ کلاس کے دوران طلباء اور طالبات کو وقفِ زندگی اور وقفِ عارضی کے لئے بھی تحریک کی جاتی رہی۔ بہت سے طلباء اور طالبات کی طرف سے وقفِ عارضی کے فارم پُر ہو کر موصول ہو رہے ہیں۔

سیدی! دوسرے شعبہ جات مثلاً نظم و ضبط، عمومی و حفاظت، نگرانی و حاضری، طبی امداد، انتظام رہائش، تربیت، کھیل اور ورزش، آب رسانی اور صفائی اور مذاکرہ علمیہ کے کارکنوں نے بہت عمدگی سے اپنے فرض کو ادا کیا۔ کلاس کے ابتدائی ایام میں شعبہ آب رسانی کے کارکنوں کو خاصی مشکل درپیش رہی۔ لیکن کارکنوں نے بفضل اللہ تعالیٰ ہر مشکل کا مقابلہ کیا اور کسی جگہ بھی پانی کی کمی نہیں آنے دی۔ پینے کے ٹھنڈے پانی کے لئے برف کا بہت باقاعدگی سے انتظام رہا۔ مکرم ملک خورشید قادر صاحب ابن مکرم ملک محمد سعید صاحب مالک فاطمہ آئس فیکٹری احمد نگر کبھی آٹھ اور کبھی نو بلاک روزانہ ہمیں ہدیۃً دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں ان کے دلی شکریہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں اُن کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

سیدی! اس کلاس کو اللہ تعالیٰ نے امسال بہت برکتوں سے نوازا ہے۔ حضور کی خصوصی ہدایات کے تحت اس کا نصاب مرتب کیا گیا۔ جملہ انتظامات ہوئے۔ کیسٹس تیار ہوئیں پروگرام تجویز ہوا۔ حضور کے مبارک کلمات سے اس کا افتتاح ہوا۔ حضور کی توجہ سے حاضری غیر معمولی طور پر بڑھی۔ ہماری روزانہ کی رپورٹوں پر حضور کی طرف سے دعاؤں، حوصلہ افزائی اور خوشنودی کا اظہار ہوتا رہا۔ طلباء اور طالبات کی ایک خاصی تعداد کو اُن کی درخواست پر حضور نے ازراہِ شفقت ملاقات کا شرف بخشا۔ نظارت ضیافت کے زیر اہتمام اجتماعی کھانے میں حضور نے شرکت فرما کر ہم سب کو نوازا اور پھر اس وقت اختتامی تقریب میں تشریف آوری سے ہمارے لئے فخر و مسرت اور برکت و سعادت کے سامان مہیا فرما دیئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

سیدی! فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے انتظامات میں بہت سے ادارہ جات اور احباب نے ہمارے ساتھ بہت تعاون فرمایا ہے۔ میں اُن سب کے لئے حضور کی خدمت میں دُعا کی التجا کرتا ہوں۔ اور بالخصوص لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی منتظمات اور خصوصاً حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ صدر لجنہ اور محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہمارے دلی شکریہ کی مستحق ہیں جنہوں نے غیر معمولی توجہ اور محنت کے ساتھ اپنے حصہ کے جملہ انتظامات کو بحسن و خوبی سنبھال کر نہ صرف ہمیں بے فکر رکھا بلکہ ہر پہلو سے سابقہ اور عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔

میں حضور کی خدمت میں ایک بار پھر تمام طلباء اور طالبات کی طرف سے، تمام منتظمین اور منتظمات کی طرف سے اور جملہ حاضرین کی طرف سے نہایت ادب کے ساتھ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے منشاء کے مطابق خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کلاس کے نہایت ہی نیک اور مفید اثرات ظاہر ہوں اور ہمارے دلوں میں وہ پاک اور نیک تبدیلی پیدا ہو جائے جو اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے آج سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔

(بقیہ احترام میت صفحہ ۴)

کی بھی بے حرمتی کی:

(ائمہ تلبیس ص ۴۳۵)

انگریزوں نے جب ہندوستان پر قبضہ کیا تو لاہور میں مسلمانوں کے کئی مقبروں کو نیلام کرا دیا جنہیں گرا کر لوگوں نے مکانوں اور کوٹھیوں میں تبدیل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ جو علاقے آج کل گوالمنڈی، ہال روڈ اور انارکلی کہلاتے ہیں یہ کسی زمانہ میں قبرستان تھے اور پھر ان کو ہموار کر کے یہاں آبادی بسائی گئی۔

غرضیکہ ایک طرف وہ اخلاق ہیں جو اسلام سکھاتا ہے۔ حضورؐ کے ارشادات ہیں جن میں نرمی، رواداری، ہمدردی، احترام انسانیت اور احترام میت کے سبق دیئے گئے ہیں۔ دوسری طرف غضب سے مغلوب جاہلیت کے پرستار اور مذہب و اخلاق سے نابلد بے حوصلہ افراد اور گروہ ہیں جن کی وحشت اور بربریت سے انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو سراسر رفق اور نرمی تلطف پر مبنی تھی۔ آپؐ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ

(مسلم کتاب البر والصلہ باب نہی من ضرب الوجہ)

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔ نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

غرض اسلام کی ایسی حسین تعلیم کو بھلا کر جو لوگ خود اپنے لئے ذلت و خواری کا طریق اختیار کرتے ہیں کاش وہ سمجھیں کہ ہمارے پاک و مطہر رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو کیا تعلیم دی تھی اور آپؐ کا اسوۂ حسنہ کیا تھا۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

واسطے۔ دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔ اور یہی میں تمہیں کہتا اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جائے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے۔ ایسا ہی بیزار ہے جیسا کہ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا۔ اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع انسان کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہی وہ راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جائے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بند ہوتی ہے اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اُس کے اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۹۵، ۹۶)

بقیہ: - گھانا ....

کلب نے ایک دلچسپ ڈرامہ بھی پیش کیا جن سے سامعین کافی محظوظ ہوئے

تقریب کے آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے دعا کرائی جس کے بعد کالج کے چیف پریفیکٹ نے سامعین اور افسرانِ اعلیٰ کا کالج کی افتتاحی تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔

تقریب کے خاتمہ پر افسرانِ اعلیٰ کی مشروبات اور دوسرے لوازمات سے تواضع کی گئی۔ تقریب کے دوسرے روز ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خبروں کے بلٹن میں کالج کے افتتاح کی خبر بھی نشر کی گئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خوشی کے موقع کو مستقبل میں کالج کے لئے بے شمار ترقیوں اور خوشیوں کا پیش خیمہ بنائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کی جاری کردہ بابرکت اور ملّی نصرت جہاں سکیم کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین!

مرسلہ:
مجلس نصرت جہاں ربوہ

- درخواستِ دعا -

• - خاکسار کے والد محترم ملک فضل عمر صاحب کا بواسیر کا اپریشن یونائیٹڈ کرسچن ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے

(ملک زیاد عمر دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلیئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۹۷ :-

میں محمد اکرم ہاشمی ولد محمد منیر شاہ صاحب قوم ہاشمی پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رسول کالج ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سید عبد الستار ۔ ۱۵۰/۔ ۔ ۔ بلاک آئی نارتھ ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱ :- قریشی محمد الیاس احمد وصیت ۱۷۱۷۰۔

گواہ شد نمبر ۲ :- سید فضل احمد ۱۵۰/۔ ۔ ۔ نارتھ ناظم آباد کراچی

مسل نمبر ۲۵۲۹۹ :-

میں امۃ السلام زوجہ شمیم پرویز صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل سٹریٹ جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر دس ہزار روپے (۱۰،۰۰۰/- روپے) بذمہ خاوند۔

۲۔ طلائی سیٹ۔ ایک ہار، چوڑی کانٹے، ایک انگوٹھی، چار چوڑیاں، ایک ٹیکہ کل وزن ۷ تولے مالیتی ۱۷،۰۰۰/- روپے (سترہ ہزار روپے)

۳۔ چاندی کا سیٹ وزنی ۸ تولہ مالیتی ایک ہزار روپے۔ کل جائیداد ۲۸،۰۰۰/- روپے۔

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ السلام زوجہ شمیم پرویز صاحب مکان نمبر ۷۱۴ فضل سٹریٹ جھنگ صدر

گواہ شد نمبر ۱ :- شمیم پرویز خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۱۸۲۰۔

گواہ شد نمبر ۲ :- عبد الغفور ولد چوہدری عمر دین صاحب وصیت نمبر ۱۶۱۳۲۔

مسل نمبر ۲۵۳۰۰ :-

میں بصرہ بیگم زوجہ محمد یعقوب صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن ۱۴/۱۷ دار الرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ سلائی مشین مالیتی ۲۵۰/- روپے۔

۲۔ بندے طلائی وزنی ۶ ماشہ۔

۳۔ انگوٹھی طلائی ۶ ماشہ کل زیور ایک تولہ مالیتی ۲۳۰۰/- روپے

۴۔ حق مہر تیس ہزار روپے (۳۰،۰۰۰/- روپے) اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- بصرہ بیگم زوجہ محمد یعقوب صاحب ۱۴/۱۷ دار الرحمت شرقی ب نزد مسجد راجیکی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- چوہدری عبد الغفور صدر محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد نمبر ۲ :- محمد ذکریا ولد محمد یعقوب صاحب پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۵۳۰۱ :-

میں امۃ الحفیظ زوجہ محمد سعید احمد صاحب قوم وریاجٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز احاطہ فضل عمر ہسپتال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے

۲۔ طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۲۰۰/- روپے۔

۳۔ انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۲۰۰/- روپے۔

۴۔ چوڑیاں دو عدد وزنی ایک تولہ مالیتی ۲۲۰۰/- روپے۔

کل زیور مالیتی ۶۶۰۰/- روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ الحفیظ زوجہ محمد سعید احمد صاحب کوارٹرز احاطہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- محمد سعید احمد ابن بشیر احمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- نیک محمد ابن صالح محمد صاحب سابق باڈی گارڈ دار الرحمت شرقی الف ربوہ

احباب سے ضروری گذارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام منیجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔

نیز ہر چیک پانچ روپے کی زائد رقم کا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بنک والے ہر چیک سے پانچ روپے کمیشن کاٹ لیا کرتے ہیں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔ (منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ فری کوچنگ کلاس برائے F.A/F.Sc

زیر اہتمام احمدی طلبہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (منعقدہ ۱۸ر جون تا ۱۷ر جولائی ۱۹۸۳ء)

حسب سابق امسال بھی احمدی طلباء اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تعاون سے ایف۔اے اور ایف۔ایس سی کے طلباء کے لئے فری کوچنگ کلاس مورخہ ۱۸ر جون سے ۱۷ر جولائی ۱۹۸۳ء تک ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی کلاس کا افتتاح مورخہ ۱۸ر جون کو محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے خطاب اور اجتماعی دعا سے فرمایا۔ کلاس کے افتتاح سے قبل رجسٹریشن مکمل کرلی گئی تھی۔ انہیں رول نمبرز الاٹ کرنے کے بعد میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس گروپ میں تقسیم کرلیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد فوراً باقاعدہ کلاسیں شروع ہوگئیں روزانہ صبح سات بجے سے ساڑھے دس بجے تک کلاسز ہوتی رہیں جن میں فزکس کیمسٹری انگریزی۔ بیالوجی۔ ریاضی۔ اکنامکس۔ شماریات۔ اور دینی معلومات پڑھائی جاتی رہیں۔ امسال پہلی مرتبہ طلبہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے سوال وجواب کی کیسٹس بھی سنوائی گئیں۔

کلاس میں طلباء کو فزکس کے پریکٹیکلز کروانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی طلبہ کے ٹسٹ لئے گئے جن کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا اور نتائج طلباء کے گھروں میں ان کے والدین کو بذریعہ ڈاک بھی بھجوائے گئے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ۱۶ر جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس کے منتظمین اور اساتذہ کرام کو شرف ملاقات بخشا اور کلاس کے بہتر نتائج کے لئے دعا کی۔

کلاس کی انتظامیہ مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھی:۔

منتظم اعلیٰ: محمد احمد اشرف صاحب
نائب منتظم: اعجاز احمد رؤف صاحب
منتظم امتحانات: عارف نسیم "
منتظم حاضری ونگرانی: محمد مبشر احمد "
منتظم عمومی: پیر خورشید احمد "
منتظم تدریس: عبدالحلیم شرر "
منتظم پریکٹیکلز: اکبر احمد "
منتظم ریکارڈنگ: میر شریف احمد و نعیم احمد صاحبان

اساتذہ کرام

انگلش: پروفیسر عبدالجلیل صاحب۔ بشیر احمد خان صاحب۔ حبیب اللہ صاحب۔ پروفیسر منیر اعجاز صاحب۔

دینی معلومات: عبدالسمیع شاہد صاحب

فزکس: سید عبدالشکور صاحب۔ پرویز احمد صاحب۔ حمید احمد عابد صاحب

کیمسٹری: عبدالقدیر۔ میر شریف احمد صاحبان

ریاضی: خالد محمود ظہور۔ منظر صدیقی صاحبان

بیالوجی: رشید احمد خالد صاحب

اکنامکس: خالد بلال صاحب

شماریات: مجید احمد صاحب۔ بشارت الرحمٰن زیدی صاحب

(اختتامی تقریب:

مورخہ ۱۷ر جون کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جناب محمود احمد صاحب شاہد نے اختتامی تقریب کی صدارت فرمائی۔ مہمان خصوصی کے فرائض محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے انجام فرمائے۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض خاکسار عارف نسیم نے انجام دیئے۔

(۱) تلاوت۔ رفیع احمد کامران صاحب
(۲) نظم۔ محمود احمد صاحب
(۳) رپورٹ کارگزاری: محمد احمد صاحب اشرف

انعامات جناب مکرم سلطان محمود صاحب انور نے تقسیم فرمانے کے بعد طلباء کو خطاب فرمایا۔ انھوں نے کہا کہ آپ سب یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ تمام علوم کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق قائم کریں۔ اور اس کی ذات کا عرفان حاصل کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام قرآن مجید پر غور وفکر اور تدبر کریں۔ کیونکہ دنیا کے تمام بنیادی علوم سے خدا تعالیٰ نے اپنی اس کتاب کو مزین کیا ہے آپ نے دینی ودنیوی علوم کا انطباق ثابت کرنے پر بھی زور دیا اور فرمایا کہ جہاں آپ کو یہ انطباق بظاہر دکھائی نہ دے وہاں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اے خدا تو ہماری صحیح راہنمائی فرما اور آپ نے کلاس منتظمین اور اساتذہ کرام کے رضاکارانہ جذبہ کو سراہتے ہوئے کلاس کے طلبہ کو نصیحت کی کہ آئندہ زندگی میں جب وہ دوسروں کو پڑھانے کے قابل ہوں تو بلا معاوضہ دوسروں کو فیض پہنچا کر سنتِ انبیاء کو زندہ و جاوید کریں۔ آخر میں صدر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اور خاکسار نے مہمانِ گرامی۔ منتظمین۔ اساتذہ کرام اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(عارف نسیم ربوہ)

مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب آف ڈگری کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب آف ڈگری ضلع تھرپارکر جو حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی کے پوتے۔ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ایس ڈی او مرحوم (سابق الحکم سٹریٹ قادیان) کے بیٹے اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے بڑے داماد تھے۔ مورخہ ۲۷ر رمضان المبارک بمطابق ۹ر جولائی بروز ہفتہ کراچی میں بعمر اندازاً ۶۳ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم ایک لمبے عرصہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل چلے آرہے تھے اور کراچی میں اپنے بیٹوں کے پاس مقیم تھے۔

۱۰ر جولائی کی صبح کو مرحوم کے بیٹے ندیم احمد صاحب اور ایک بیٹی اُن کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے ربوہ لائے۔ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے بیٹے اور دوسرے اعزہ سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور تین لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے ہر آن اُن کا حافظ وناصر ہو۔ آمین!

(محمد شفیع اشرف۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

احمد گرائنڈنگ مشین والوں کی طرف سے
ہوم سروس

ہم نے اپنے کرم فرماؤں کی سہولت کے لئے اشیاء خوردنی خالص اور اچھی گھر گھر پہنچانے کا انتظام کیا ہے۔ خالص ہلدی۔ مرچ۔ مصالحہ دھنیا دالیں۔ خالص تیل سرسوں وغیرہ بازار سے ارزاں قیمت پر خریدیں۔ پسند نہ آنے کی صورت میں واپسی کے ذمہ دار ہیں۔

ہمارے سیلزمین گھر گھر پہنچ رہے ہیں ان سے تعاون فرمائیں۔ بیاہ شادی دعوتوں کے مصالحہ جات ارزاں خالص دستیاب ہیں

حاجی شیخ منیر احمد حاجی شیخ ادریس احمد
داؤد احمد ریلوے روڈ چنیوٹ مارکیٹ ربوہ

• خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

بقیہ:۔ اخبار احمدیہ

• خاکسار کی والدہ محترمہ جھنگ صدر میں تقریباً پندرہ دن سے بیمار ہیں۔ انھیں بائیں طرف فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر رکھے۔ آمین!

(لیفٹیننٹ محمد نواز سیال پاکستان نیوی کراچی)

• مکرم بشیر احمد صاحب برمی محلہ دارالنصر ربوہ پانچ چھ روز سے بارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ Chest Infection بھی ہے کھانسی بھی ہے جس کی وجہ سے کمزوری ہوگئی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ احمد حسین خوشنویس ربوہ

نئے اور پرانے پیچیدہ امراض

مثلاً بواسیر، دمہ، نزلہ، زکام، کھانسی، جلدی امراض، دماغی امراض، گردہ اور مثانہ کی پتھریاں بغیر اپریشن نکالنے، دل کی بیماریاں، عورتوں کے پوشیدہ امراض، بچوں، مردوں اور نوجوانوں کے امراض کا جرمنی اور امریکہ ہومیو پیتھک و بایوکیمک ادویات سے بذریعہ ڈاک بفضلہ تعالیٰ کامیاب علاج کروائیں یا خود تشریف لائیں۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر ایس اے رحمان
آر۔ ایم۔ پی
شاہ
ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ